مخارج وصفات کے ساتھ تلاوتِ کلام اللہ سیکھنے کے لیے ابتدائی قاعدہ

سُبحانی قاعِدہ

SUBHANI QA'IDAH

تالیف

محمد مزمل حسین قادری مسعودی

شیخ التجوید دار العلوم محبوب سبحانی، کرلا ویسٹ ممبئی

ناشر

شعبۂ اشاعت دار العلوم محبوب سُبحانی کرلا ویسٹ ممبئی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حروف کے مخارج

مخرج کالغوی معنیٰ ''نکلنے کی جگہ'' ہے اصطلاح تجوید میں جس جگہ سے حرف ادا ہوتا ہے اسے ''مخرج'' کہتے ہیں۔مخارج کی تعداد کے بارے میں ائمہ تجوید کے مختلف اقوال ہیں؛لیکن حضرت امام خلیل بن احمد فراہیدی رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر قراے کرام کے نزدیک مخارج کی تعداد (۱۷) ہے۔

مخرج نمبر	حروف کے القاب	مخارج
۱	حُروفِ حَلَقِیَّہْ	حلق کے نیچے والے حصّے سے ''ء'' اور ''ھ'' ادا ہوتے ہیں۔
۲	حُروفِ حَلَقِیَّہْ	حلق کے درمیانی حصّے سے ''ع'' اور ''ح'' ادا ہوتے ہیں۔
۳	حُروفِ حَلَقِیَّہْ	حلق کے اوپر والے حصّے سے ''غ'' اور ''خ'' ادا ہوتے ہیں۔
۴	حُروفِ لَھوِیَّہ	زبان کی جڑ تالو سے مل کر ''ق'' ادا ہوتا ہے۔
۵	حُروفِ لَھوِیَّہْ	ق کی جگہ سے ذرا اوپر منہ کی جانب ہٹ کر ''ك'' ادا ہوتا ہے۔
۶	حُروفِ شَجَرِیَّہْ	بیچ زبان تالو سے مل کر ''ج ،ش ،ی'' (غیر مدّہ) ادا ہوتے ہیں۔
۷	حَرفِ حَافِیَّہْ	زبان کی کروٹ جب بائیں یا دائیں جانب کی اوپر کی پانچ داڑھوں سے لگے تو اس سے ''ض'' ادا ہوتا ہے۔
۸	حُرُوْفِ طَرَفِیَّہْ	سرا زبان تالو سے مل کر ''ن'' ادا ہوتا ہے۔
۹	حُرُوْفِ طَرَفِیَّہْ	کنارۂ زبان مسوڑھے سے مل کر ''ل'' ادا ہوتا ہے۔
۱۰	حُرُوْفِ طَرَفِیَّہْ	پشت زبان قریب سرا زبان تالو سے ملکر ''ر'' ادا ہوتی ہے۔
۱۱	حُروفِ نِطَعِیَّہْ	زبان کا سرا جب اوپر (سامنے) والے دو بڑے دانتوں کی جڑ سے لگے تو اس سے ''ت، د، ط'' ادا ہوتے ہیں۔
۱۲	حُروفِ لِثَوِیَّہْ	زبان کا سرا جب اوپر والے دو بڑے دانتوں کے سرے سے لگے تو اس سے ''ث، ذ، ظ'' ادا ہوتے ہیں۔
۱۳	حُروفِ صَفِیْرِیَّہْ	زبان کی نوک جب اوپر نیچے کے سامنے والے دونوں بڑے دانتوں کے بیچ سے لگے تو اس سے ''ز، س، ص'' ادا ہوتے ہیں۔
۱۴	حَرفِ شَفَوِیَّہْ	اوپر والے دانتوں کا کنارہ نچلے ہونٹ کے تر حصے سے مل کر ''ف'' ادا ہوتا ہے۔
۱۵	حُرُوْفِ شَفَوِیَّہْ	دونوں ہونٹوں سے ''ب، م، و'' ادا ہوتے ہیں، وہ اس طرح کہ بند ہونٹوں کے گیلے حصّے سے ''ب'' اور خشک حصّے سے ''م'' اور ہونٹوں کی گولائی سے ''واو''
۱۶	حَرفِ غُنَّہْ	خیشوم یعنی ناک کے بانسے سے ''غنّہ'' ادا ہوتا ہے۔
۱۷	حُروفِ جَوْفِیَّہْ	منہ کے خالی حصّے سے الف، واو اور یا مدّہ ادا ہوتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہِ

مخارج وصفات کے ساتھ تلاوتِ کلام اللہ سیکھنے کے لیے ابتدائی قاعدہ

سبحانی قاعدہ

تالیف

محمد مزمل حسین قادری مسعودی
شیخ التجوید دار العلوم محبوب سبحانی، کرلا ویسٹ، ممبئی۔

ناشر
شعبۂ اشاعت : دار العلوم محبوب سبحانی، کرلا ویسٹ، ممبئی۔

جملہ حقوق بحقِّ ناشر محفوظ ہیں

کتاب کا نام : سبحانی قاعدہ

مؤلف : محمد مزمل حسین قادری مسعودی شیخ التجوید

دار العلوم محبوب سبحانی، کرلا ویسٹ ممبئی۔ موبائل : 9892343528

تصحیح و نظر ثانی : حضرت علامہ و مولانا حافظ و قاری سید محمد اکرام الحق قادری مصباحی مدظلہ النورانی

صدر المدرسین دار العلوم محبوبِ سبحانی، کرلا ویسٹ ممبئی۔

کمپوزنگ و سیٹنگ : مولانا محمد رفیق نظامی سبحانی، استاذ دار العلوم محبوب سبحانی، کرلا ویسٹ ممبئی

سن طباعت : ۱۴۴۳ھ مطابق ۲۰۲۱ء

صفحات : ۵۲

قیمت : ۱۲۰

ملنے کا پتہ : دار العلوم محبوب سبحانی، کرلا ممبئی ۷۰۔

نام طالب علم / طالبہ: ______________________

مدرسہ: ______________________

پتہ : ______________________

درسگاہ: ______________________

کلاس کا وقت: ____________ فون نمبر: ____________

چند باتیں

دنیا کی کوئی زبان ہو اُس کا حقیقی حسن و جمال اُس کے حسنِ ادائیگی سے عیاں ہوتا ہے۔ ہر زبان کا اپنا الگ انداز ہے، اگر اُسے اُس کے مخصوص انداز میں نہ بولا جائے تو اس کی لذّت فنا ہو جاتی ہے اور سامع و مخاطب کو اُس کا فطری حسن محسوس نہیں ہو پاتا؛ بلکہ انداز و لہجے کی تبدیلی کے سبب کبھی کبھی اُس کے الفاظ و معانی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ یہی صورتِ حال ''عربی زبان'' کی بھی ہے، کہ اگر اسے اس کے مخصوص لب و لہجے میں نہ بولا جائے تو سننے والا نہ صرف یہ کہ اس کی حقیقی لذت سے محروم رہ جاتا ہے؛ بلکہ بسا اوقات مفہوم میں غیر معمولی تغیر واقع ہو جاتا ہے۔ عربی زبان میں سب سے اہم معاملہ ''قرآنِ مقدّس'' کا ہے؛ کیوں کہ تلاوتِ کلامِ اِلٰہی کے دوران، عربی لب و لہجے کی رعایت کے ساتھ، اِعراب کی صحت اور درست مخارجِ حروف کی رعایت انتہائی اہم اور ضروری ہے۔ اِنھیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ قرآنِ کریم نازل کرنے والے ہمارے رب اللہ عزوجل نے بذاتِ خود اِس کی تاکید فرمائی ہے اور آقائے دوعالم ﷺ نے ''ترتیل'' کے مقام و مرتبے اور اس کی رعایت کرنے والوں کی فضیلت و عظمت کو بیان فرمایا ہے۔

ہماری مادری زبان ''اردو'' کا رسم الخط عربی سے کافی مماثلت رکھتا ہے؛ مگر تلفظ کے معاملے میں اہلِ اردو نے بڑی فراخ دلی کا مظاہرہ فرمایا ہے۔ ہم روزمرہ کی بول چال میں ''مطلب'' کو ''متلب''، ''ظاہر'' کو ''زاہر''، ''ثریا'' کو ''سریا''، ''صورت'' کو ''سورت''، ''باطن'' کو ''باتن''، ''احمد'' کو ''اہمد'' پڑھتے اور بولتے ہیں، اِس کے باوجود نہ ہمیں غلط کہا جاتا ہے اور نہ ہی ہم خود کو خاطی تصور کرتے ہیں۔ لیکن عربی زبان، بالخصوص قرآنِ کریم میں اِس قسم کی غلطیاں ناقابلِ قبول ہیں۔ کوئی بھی مومن قرآنِ حکیم کے ''ض'' کو ظ، ''ص'' کو س، ''ظ'' کو ز، ''ط'' کو ت، ''ع'' کو ہمزہ، ''ح'' کو ھ، سے قصداً تبدیل کرنے کی جسارت نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی قاری ایسا کرتا ہے تو نہ صرف یہ کہ کلماتِ قرآن کے معانی میں فساد لازم آئے گا؛ بلکہ ایسا شخص عند الخواص مجرم اور عند الشرع عاصی گردانا جائے گا۔

صحابیِ رسول حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

۞ رُبَّ تَالٍ لِّلْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ يَلْعَنُهٗ۔ [اِحیاء علوم الدین، ج:۱، ص:۱۸۴]

ترجمہ: تلاوتِ قرآنِ کریم کرنے والے بہت سے بدنصیب ایسے ہیں جن پر خود قرآنِ مقدس لعنت و پھٹکار بھیجتا ہے۔

شارحینِ حدیث فرماتے ہیں کہ تین طرح کے لوگ قرآنِ مقدس کی لعنت میں گرفتار ہوتے ہیں۔[۱] حروف کو غلط مخرج سے نکالنے والے [۲] تعلیماتِ قرآن پر عمل نہ کرنے والے [۳] قرآنِ مجید کے معانی میں ردّ و بدل کرنے والے۔

اپنے معاشرے کا جائزہ لینے کے بعد ہم بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آج بھی تلاوتِ قرآن کرنے والوں کی کتنی بڑی تعداد ''لعنتِ قرآن'' میں گرفتار ہوکر خیر و برکت سے محروم ہو رہی ہے۔مگر بحمد اللہ تعالیٰ پھر بھی اب پہلے کی بنسبت کافی بیداری آچکی ہے، جگہ جگہ مکاتب و مدارس قائم کیے جارہے ہیں اور اسلامی بچوں اور بچیوں کی با لتجوید تعلیم کا اہتمام کیا جارہا ہے۔عوامِ اہلِ سنت اور نونہالانِ اسلام کو ''لعنتِ قرآن'' سے بچانے اور تلاوتِ قرآنِ مجید کے فیوض و برکات سے مالامال کرنے کی اہم ترین کوششوں میں سے ایک کوشش ''سبحانی قاعدہ'' کی ترتیب وتالیف ہے۔

اسے، ناچیز کی فرمائش پر، جماعتِ اہلِ سنت کے نوجوان؛ مگر تجربے کار عالم و مقری، پیکرِ اخلاص و محبت حضرت علامہ قاری محمد مزمل حسین قادری جامعی صاحب، شیخ القراء دار العلوم محبوب سبحانی کرلا ویسٹ ممبئی نے بڑی عرق ریزی کے ساتھ، حسنِ نظم و جمالِ ترتیب کا خیال رکھتے ہوئے مرتب فرمایا ہے۔راقم سمیت، مولانا حافظ و قاری محمد رفیق نظامی سبحانی صاحب اور کئی ماہر قراے کرام کی، انتہائی باریک بینی کے ساتھ نظرِ ثانی کے بعد، طباعت کے مراحل سے گزر کر یہ ''قاعدہ'' آپ کی بارگاہ میں پیش ہے۔اب رہ گیا یہ سوال کہ ''متعدد قاعدوں'' کی دست یابی کے باوجود اسے کیوں مرتب کیا گیا؟ تو اس کا جواب خود کتاب دے گی۔ان شاء اللہ عز وجل۔

دعا گو ہوں کہ اللہ ربُّ العزت مؤلف اور اُن کے جملہ معاونین کو جزاے جزیل عطا فرمائے اور اِسے، ہم سب کے لیے صدقۂ جاریہ اور بخشش کا سامان بنائے۔آمین یاربَّ العالمین بجاہ حبیبک سید المرسلین ﷺ۔

سید محمد اکرام الحق قادری مصباحی عفی عنہ

صدر المدرسین دار العلوم محبوب سبحانی کرلا ویسٹ ممبئی

۴ر شعبان المعظم ۱۴۴۲ مطابق ۱۸ر مارچ ۲۰۲۱ء

بروزِ جمعرات

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۝

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۝ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۝ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝

(سورۂ طٰہٰ، آیت نمبر: از ۲۵ تا ۲۸)

سبق (۱) حروفِ تہجی

ا (اَلِفْ)	ب (بَا)	ت (تَا)	ث (ثَا)	ج (جِيْمْ)
ح (حَا)	خ (خَا)	د (دَالْ)	ذ (ذَالْ)	ر (رَا)
ز (زَا)	س (سِيْنْ)	ش (شِيْنْ)	ص (صَادْ)	ض (ضَادْ)
ط (طَا)	ظ (ظَا)	ع (عَيْنْ)	غ (غَيْنْ)	ف (فَا)
ق (قَافْ)	ك (كَافْ)	ل (لَامْ)	م (مِيْمْ)	ن (نُوْنْ)
و (وَاوْ)	ه (هَا)	ء (هَمْزَه)	ى (يَا)	

- حروفِ تہجی کو حروفِ مفردات بھی کہتے ہیں، یہ الف سے یا تک کُل ۲۹ حروف ہیں۔
- ان میں حروفِ مستعلیہ ۷ ہیں اور وہ یہ ہیں "خ، ص، ض، ط، ظ، غ، ق" ان کا مجموعہ (خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ) ہے، ان کے ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی جانب اٹھ جاتی ہے۔ یہ حروف ہمیشہ پُر (موٹے) پڑھے جاتے ہیں۔
- الف ہمیشہ خالی ہوتا ہے، یعنی اس پر کوئی حرکت یا جزم نہیں ہوتی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سبق (٢) نقطوں کی شناخت

ـبـ ـتـ ـثـ ـنـ ـيـ

مشق (١) نقطے والے حروف

ب	ت	ث	ج	خ
ذ	ز	ش	ض	ظ
غ	ف	ق	ن	ي

مشق (٢) بغیر نقطے والے حروف

ا	ح	د	ر	س
ص	ط	ع	ك	ل
م	و	ه	ء	ھ

مشق (٣) پہچانیے اور پڑھیے۔

ع	ت	ج	ك	ز

ح	ض	ظ	ف	ق
ل	ش	د	م	ء
ن	ي	ذ	ص	ب
خ	ط	غ	ا	ه
		ث		

مشق (۴) **مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات زبانی دیجیے۔**

سوال: حروفِ تہجی یعنی حروفِ مفردات کتنے ہیں؟

سوال: کون سا حرف ہمیشہ حرکات اور جزم سے خالی ہوتا ہے؟

سوال: ط، پر نقطہ رکھ دیا جائے تو کیا بن جائے گا ؟

سوال: ض، کے بعد کون سا حرف آتا ہے؟

- اپنے استاذ کو "الف" سے "ی" تک زبانی سنائیے۔

مخرج نمبر: ۱۔ حُروفِ حَلَقِیَّہْ حلق کے نیچے والے حصّے سے "ء" اور "ه" ادا ہوتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سبق (۳) مرکّبات میں حروف کی شکلیں

دو یا دو سے زیادہ حروف سے مل کر "مرکّب" بنتا ہے۔ مرکب کی جمع مرکبات آتی ہے۔ جب کچھ حروف مل کر مرکب بنتے ہیں تو ان کی ابتدائی اور درمیانی شکلوں میں تبدیلی واقع ہوتی ہے، سوائے چند حروف کے۔ اور وہ یہ ہیں: ا، د، ذ، ر، ز، ط، ظ، و، ء۔

مشق (۱) مندرجہ ذیل حروف کو پہچان کر الگ الگ پڑھیں۔

ا	با	تا	ثا	جا	سا	شا	قا
کا	لا	لا	ما	وا	ھا	یا	بب
بج	بد	بذ	بم	بن	بہ	بی	جب
جت	جث	جد	جر	جس	جص	جط	خذ
طر	عد	عذ	غذ	فد	کذ	مد	حر
شق	ضی	یف	حم	کم	لم	یر	نبل
تنل	بیل	یتل	ثثل	نبن	بنن	تین	یتن
ثثن	نین	فقل	قفل	بعد	تعد	نتی	سماء
أعوذ	یؤمن	ھئن					

بچوں کو سمجھاتے جائیں کہ ہمزہ کی کوئی مخصوص شکل نہیں ہوتی؛ بلکہ ہمزہ کبھی بشکل (أ) کبھی بشکل (ؤ) کبھی بشکل (ئ) لکھا جاتا ہے اور اگر ان میں سے کسی شکل میں نہ ہو تو اِس (ء) شکل میں ہوگا۔

مشق (۲) درج ذیل عبارت کے حروف الگ الگ پڑھیے۔

لھا ما کسبت وعلیھا ما اکتسبت ۝ ما زاغ البصر وما طغی ۝
وان قیل لکم ارجعوا فارجعوا ھو ازکی لکم ۝ یسٓ ۝
والقرءان الحکیم ۝ افلم تکونوا تعقلون ۝ سلم علی موسی وھرون ۝

مشق (۳) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات زبانی دیجیے۔

سوال: کن حروف کی شکلیں تبدیل نہیں ہوتیں؟

جواب: ا، د، ذ، ر، ز، ط، ظ، و ۔

سوال: کون کون سے حروف تبدیل ہونے پر ''ب'' کی طرح دکھائی دیتے ہیں صرف نقطوں کا فرق ہوتا ہے؟

جواب: ب، ت، ث، ن ۔

سوال: کون کون سے حروف ''ج'' کے مشابہ ہوتے ہیں؟

جواب: ح اور خ ۔

سوال: تبدیل شدہ ''ف'' اور ''ق'' میں کیا فرق ہے؟

جواب: نقطہ کا فرق ہے ۔

مخرج نمبر: ۲۔ حُروفِ حَلَقِیَّۃ حلق کے درمیانی حصّے سے ''ع'' اور ''ح'' ادا ہوتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سبق (۴) زبر/فتحہ (ـَـ)

حرف کے اوپر موجود ''ـَـ'' اس علامت کو اردو میں ''زبر'' اور عربی میں ''فتحہ'' کہتے ہیں۔ جس حرف پر یہ علامت ہو اسے ''مفتوح'' کہتے ہیں۔ یہ سب سے ہلکی اور آسانی سے ادا ہونے والی حرکت ہے۔ اسے بغیر کھینچے جلدی پڑھا جاتا ہے۔

أَ	بَ	تَ	ثَ	جَ	حَ	خَ	دَ

ذَ	رَ	زَ	سَ	شَ	صَ	ضَ	طَ
ظَ	عَ	غَ	فَ	قَ	كَ	لَ	مَ
نَ	وَ	ہَ	ءَ	یَ			

مشق (۱) پہچانیے اور پڑھیے۔

لَ	مَ	فَ	غَ	جَ	ضَ
تَ	زَ	قَ	یَ	بَ	

مشق (۲) نیچے لکھے گئے حروف پر زبر لگا کر پڑھیے۔

ب	م	ء	ہ	ج	ن
ق	ط	ض	ش	د	ح

زبر کو ہرگز کھینچ کر نہ پڑھیں۔ حرفِ شَفَوِی "واو" کے علاوہ کہیں پر بھی ہونٹوں کو گول نہ ہونے دیں۔

مشق (۳) پہچانیے اور پڑھیے۔

اَمَرَ	سَأَلَ	لَجَأَ	بَطَشَ	نَبَزَ	ثَقَبَ
وَجَدَ	سَجَدَ	سَلَمَ	رَزَقَ	جَرَبَ	عَمَلَ

مشق (۴) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات زبانی دیجیے۔

سوال: زبر کو عربی میں کیا کہتے ہیں ؟ جواب: فتحہ

سوال: سب سے ہلکی اور آسانی سے ادا ہونے والی حرکت کونسی ہے ؟ جواب: زبر

سوال: کیا زبر کی حرکت کو کھینچ کر پڑھنا چاہیے ؟ جواب: بالکل نہیں

مخرج نمبر: ۳۔ حُروفِ حَلْقِیَّہ حلق کے اوپر والے حصے سے "غ" اور "خ" ادا ہوتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سبق (۵) زیر/کسرہ (ِ)

حرف کے نیچے موجود اِس علامت (ِ) کو اردو میں ''زیر'' اور عربی میں ''کسرہ'' کہتے ہیں۔ جس حرف پر یہ علامت ہو اسے ''مکسور'' کہتے ہیں۔ زیر کو ہمیشہ معروف پڑھیں، مجہول پڑھنے سے گریز کریں۔ اس کی ادائیگی کے وقت آواز نیچی رکھیں اور کھینچیں نہیں۔

إِ بِ تِ ثِ جِ حِ خِ دِ

ذِ رِ زِ سِ شِ صِ ضِ طِ

ظِ عِ غِ فِ قِ كِ لِ مِ

نِ وِ هِ ءِ يِ

مشق (۱) پہچانیے اور پڑھیے۔

ثِ بِ حِ ذِ صِ شِ ضِ

طِ نِ قِ هِ رِ وِ لِ

فِ يِ إِ

مشق (۲) ہجے اور رواں دونوں طرح سے پڑھیں!

تِبَ نَبِ غِوَ ضَطِ وَوِ ظَظِ

طَبِ فَلِ كَنِ حَفِ طَرِ بَيِ

مشق (۳) ہجے اور رواں دونوں لحاظ سے پڑھیں!

يَ ئِ سَ | حَ بِ طَ | عَ طِ هَ | وَ ثِ قَ | وَ جِ لَ | رَ حِ مَ

رَحِمَ لَعِبَ شَرِبَ عَمِلَ بَرِقَ خَطِفَ

جَزِعَ	سَقِمَ	غَشِيَ	نَسِيَ	حَمِدَ	مَنَعَ

مشق (۴) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات زبانی دیجیے۔

سوال: زیر کو عربی میں کیا کہتے ہیں؟ جواب: کسرہ

سوال: پڑھتے وقت زیر کی آواز کس طرف جاتی ہے؟ جواب: نیچے کی طرف

سوال: زیر کی حرکت کہاں لگائی جاتی ہے؟ جواب: حرف کے نیچے

سوال: زیر کی حرکت کو کتنا کھینچ کر ادا کرتے ہیں؟ جواب: اسے بالکل نہیں کھینچتے

مخرج نمبر: ۴۔ حُرُوفِ لَهَوِيَّه زبان کی جڑ تالو سے مل کر "ق" ادا ہوتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سبق (۶) پیش / ضمہ (ـُـ)

حرف کے اوپر موجود اِس علامت (ـُـ) کو اردو میں "پیش" اور عربی میں "ضمہ" کہتے ہیں۔ اس کی شکل "و" جیسی ہوتی ہے۔ اس کی ادائیگی کے وقت ہونٹ گول کیے جاتے ہیں۔ اسے معروف پڑھا جاتا ہے، کھینچا بالکل نہیں جاتا۔

أُ	بُ	تُ	ثُ	جُ	حُ	خُ	دُ
ذُ	رُ	زُ	سُ	شُ	صُ	ضُ	طُ
ظُ	عُ	غُ	فُ	قُ	كُ	لُ	مُ
نُ	وُ	هُ	ءُ	يُ			

مشق (۱) پہچانیے اور پیش لگا کر پڑھیے۔

ی	م	غ	ص	ذ
ث	ؤ	ل	ش	ج

مشق (۲) اسے ہجے اور رواں دونوں لحاظ سے پڑھیں۔

أُبُ	بُسُ	جُبُ	دُرُ	لُلُ
سُبُ	قُمِ	رُمَ	بِعُ	جُلُ

مشق (۳) اسے ہجے اور رواں دونوں طریقوں سے پڑھیں۔

اُذِنَ	بُهِتَ	تُلِیَ	ثُقِبَ	جُمِعَ
کَرُمَ	عُلِمَ	هُدِیَ	قُتِلَ	وُسِعَ
قُدِرَ	نُصِرَ	وُزِنَ	طُوِیَ	ذُکِرَ

مشق (۴) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات زبانی دیجیے۔

سوال: زبر، زیر اور پیش کو عربی میں کیا کہتے ہیں؟

سوال: زبر، زیر اور پیش کو کتنا کھینچ کر ادا کرنا چاہیے؟

❁ کس حرف اور کونسی حرکت کو ادا کرتے وقت ہونٹ گول کرنا چاہیے۔

مخرج نمبر: ۵۔ حُروفِ لَهوِیَّہ ق کی جگہ سے ذرا اوپر منہ کی جانب ہٹ کر "ك" ادا ہوتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سبق نمبر (۷) جزم / سکون (ـْ)

❁ اس علامت (ـْ) کو "سکون" اور "جزم" کہتے ہیں اور جس حرف پر یہ علامت ہو اس کو "مجزوم" یا "ساکن" کہتے ہیں۔ ساکن حرف کو پہلے والے حرف سے ملا کر پڑھا جاتا ہے اور یہ ہمیشہ حرف کے اوپر ہوتا ہے۔

بَاْ	بِیْ	بُوْ	أَبْ	تَاْ	تِیْ	تُوْ	أَتْ

ثَا	ثِيْ	ثُوْ	أَثْ	جَا	جِيْ	جُوْ	أَجْ
حَا	حِيْ	حُوْ	أَحْ	خَا	خِيْ	خُوْ	أَخْ
عَا	عِيْ	عُوْ	أَعْ	لَا	لِيْ	لُوْ	أَلْ

أَنْ	هَبْ	بَسْ	صَهْ	صِلْ	سِرْ	اِذْ	عِظْ
هِمْ	فُزْ	كُلْ	رِكْ	صُغْ	كِيْ	وَصْ	عِشْ

- جب الف پر جزم واقع ہو تو الف جھٹکے کے ساتھ ادا کیا جائے گا۔ جیسے : بَأْ، تَأْ، سَأْ وغیرہ۔
- حروفِ قلقلہ پانچ ہیں "ق، ط، ب، ج، د" اِن کا مجموعہ "قُطْبُ جَدٍّ" ہے۔ حروفِ قلقلہ جب ساکن ہوں تو مخرج میں جنبش کے ساتھ آواز لوٹتی ہوئی نکلنی چاہیے۔

مشق (۱) (ـْـ)

أَبْ	اِبْ	اُبْ	جَبْ	جِبْ	جُبْ
بَجْ	بِجْ	بُجْ	سَدْ	سِدْ	سُدْ
قَطْ	قِطْ	قُطْ	جَقْ	جِقْ	جُقْ

مشق (۲) ہجے اور رواں دونوں لحاظ سے پڑھیں!

يَأْذَنَ	بِئْسَ	اَطْعَمَ	بَطْشَ	طَبَقْ	أَلْقَتْ
اِقْرَأْ	يَدْعُوْا	قَرَأْتَ	لَقَدْ	شَفَقْ	خَلَقْتَ

مشق (۳) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات زبانی دیجیے۔

سوال: جزم، سکون کی علامت کیا ہے ہاتھ رکھ کر بتاؤ ؟ (ــَــ ــِــ ــٗــ ــُــ)

سوال : ایسے کتنے حروف ہیں جن میں آواز اپنے مخرج سے ٹکرا کر لوٹتی ہوئی محسوس ہوتی ہے ؟

مخرج نمبر: ۶ - حُروفِ شَجَرِیَّہ بیچ زبان تالو سے مل کر "ج، ش، ی" (غیر مدّہ) ادا ہوتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سبق نمبر (۸) حُروفِ مَدَّہ

حروفِ مدّہ تین ہیں (۱) الف مدّہ (۲) واو مدّہ (۳) یا مدّہ، ان کو ایک الف یعنی دو حرکت کے برابر کھینچ کر پڑھیں۔ ہجے اور رواں دونوں طریقوں سے پڑھیں۔

(الف مدّہ)

اگر الف سے پہلے زبر (ــَــ) ہو تو "ا" مدّہ ہوگا۔

ءَ ـ ءَا	بَ ـ بَا	تَ ـ تَا	ثَ ـ ثَا	جَ ـ جَا	حَ ـ حَا
خَ ـ خَا	دَ ـ دَا	ذَ ـ ذَا	رَ ـ رَا	زَ ـ زَا	سَ ـ سَا
شَ ـ شَا	صَ ـ صَا	ضَ ـ ضَا	طَ ـ طَا		

ظَا	عَا	غَا	فَا	قَا	كَا	لَا	مَا
نَا	وَا	هَا	ءَا	يَا			

مشق (۱) ہجے اس طرح کریں! خا الف زبر خَا، فا زبر فَ = خَافَ۔

خَافَ	تَابَ	زَادَ	قَالَ

حَاسَبَ	جَاهَدَ	جُنَاحَ	اَرَادَ
بَارَكَ	خَافَضَ	قَاتَلَ	حَارَبَ

مخرج نمبر:۷۔ حرفِ حَافِيَّةُ زبان کی کروٹ جب بائیں یا دائیں جانب کی اوپر کی پانچ داڑھوں سے لگے تو اس سے "ض" ادا ہوتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سبق نمبر (۹) (یا مَدّہ)

جس یا ساکن سے پہلے زیر (ـــِ یۡ) ہو اُسے یا مَدّہ کہتے ہیں۔

إِ-إِيۡ	بِ-بِيۡ	تِ-تِيۡ	ثِ-ثِيۡ	جِ-جِيۡ	حِ-حِيۡ		
خِيۡ	دِيۡ	ذِيۡ	رِيۡ	زِيۡ	سِيۡ	شِيۡ	صِيۡ
ضِيۡ	طِيۡ	ظِيۡ	عِيۡ	غِيۡ	فِيۡ	قِيۡ	كِيۡ
لِيۡ	مِيۡ	نِيۡ	وِيۡ	هِيۡ	ءِيۡ	يِيۡ	

مشق (۱) ہجے اور رواں دونوں طریقوں سے پڑھیں۔ ہجے اس طرح کریں! جیسے: دِيۡنِ = دال یا زیر دِيۡ، نون زیر نِ = دِيۡنِ۔

دِيۡنِ	فِيۡهِ	أَخِيۡ	رِيۡحُ	قِيۡلَ
أُرِيۡدُ	بَنِيۡنَ	يُؤۡتِيۡ	كِتَابِيۡ	اُجِيۡبُ

كَرِيْمِ	عِيْسٰى	اَخِيْهِ	تَجْرِىْ	حِيْلَ
حُشِرَ	حُرُمُ	رُبُعَ	قَمَرِ	حَمِدَ

مخرج نمبر:۸۔ حُرُوْفِ طَرَفِيَّهْ کنارۂ زبان مسوڑھے سے مل کر "ل" ادا ہوتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سبق نمبر (۱۰) (واو مدّہ)

اگر واو ساکن سے پہلے پیش (ـُ) ہو تو "و" مدّہ ہوگا۔

اُ۔اُوْ	بُ۔بُوْ	تُ۔تُوْ	ثُ۔ثُوْ	جُ۔جُوْ	حُ۔حُوْ	خُ۔خُوْ

دُوْ	ذُوْ	رُوْ	زُوْ	سُوْ	شُوْ	صُوْ	ضُوْ
طُوْ	ظُوْ	عُوْ	غُوْ	فُوْ	قُوْ	كُوْ	لُوْ
مُوْ	نُوْ	وُوْ	هُوْ	ءُوْ	يُوْ		

مشق (۱) ہجے اس طرح کریں! طا واو پیش طُوْ۔ را پیش رُ = طُوْرُ۔

طُرَ	نُحَ	نُرَ	اُتَ	جُرَ	حُرَ
طُوْرُ	نُوْحَ	نُوْرَ	اُوْتَ	جُوْرَ	حُوْرَ
اَعُوْذُ	قَالُوْا	قُلُوْبُ	نَسُوْهُ	يُوْسُفَ	اُوْحِيَ

هٰرُوۡنَ	صُدُوۡرِ	رَسُوۡلِهٖ	مُوۡسٰی	مَلِكِ	ثُلُثُ

مشق (۲) مندرجہ ذیل الفاظ کو بغور پڑھ کر "حروفِ مدّہ" کی نشاندہی کیجیے۔

قَالَ	مَانَ	حَاسَبَ	خَافَضَ	الف مدّہ
فِيۡهِ	رَحِيۡمُ	سَبِيۡلُ	قِيۡلَ	یا مدّہ
قُلُوۡبُ	نَسُوۡهُ	نُوۡحُ	اَعُوۡذُ	واو مدّہ

مشق (۳) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات زبانی دیجیے۔

سوال: حروفِ مدّہ کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں، نام بتائیے؟ جواب: تین ہیں، الف ، واو ، یا۔

سوال: حروفِ مدّہ کو کتنا کھینچ کر پڑھنا چاہیے؟ جواب: ایک الف کے برابر۔

سوال: کیا واو اور یاء غیر مدّہ کی طرح الف بھی غیر مدّہ ہوتا ہے؟ جواب: الف کبھی غیر مدّہ نہیں ہوتا ہے۔

مخرج نمبر : ۹ ۔ حُرُوۡفِ طَرَفِيَّهْ سرا زبان تالو سے مل کر "ن" ادا ہوتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سبق نمبر (۱۱) (کھڑی حرکات)

- کھڑا زبر (ـٰ)، کھڑا زیر (ـٖ) کو "کھڑی حرکات" اور اُلٹے پیش (ـٗ) کو "ضمۂ مقلوبہ" کہتے ہیں۔
- یہ تینوں حرکتیں ادائیگی میں حروفِ مدّہ کے برابر ہیں۔ زبر کی دو حالتیں ہیں۔ (۱) پڑا زبر (ـَ) (۲) کھڑا زبر (ـٰ)۔
- زیر کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) پڑا زیر (ـِ) (۲) کھڑا زیر (ـٖ)، کھڑے زیر کو "کسرۂ مستقیمہ" کہتے ہیں۔
- کھڑے زبر کو ایک الف یعنی دو حرکت کے برابر کھینچنا چاہیے؛ کیوں کہ کھڑا زبر الف کے قائم مقام ہوتا ہے۔ جیسے :بٰ = بَا
- کھڑا زیر (ـٖ) "یا مدّہ" کے برابر ہوتا ہے۔ جیسے :بٖ = بِيۡ
- ضمۂ مقلوبہ (ـٗ) واو مدّہ کے برابر ہوتا ہے۔ جیسے : ہٗ = هُوۡ

مشق(۱) ہجے کے ساتھ پڑھیے!

اَ - ءَ	اِ - ءِ	اُ - ءُ	بَ	بِ	بُ
تَ	تِ	تُ	ثَ	ثِ	ثُ
جَ	جِ	جُ	حَ	حِ	حُ
خَ	خِ	خُ	دَ	دِ	دُ
ذَ	ذِ	ذُ	رَ	رِ	رُ
زَ	زِ	زُ	سَ	سِ	سُ
شَ	شِ	شُ	صَ	صِ	صُ
ضَ	ضِ	ضُ	طَ	طِ	طُ
ظَ	ظِ	ظُ	عَ	عِ	عُ
غَ	غِ	غُ	فَ	فِ	فُ
قَ	قِ	قُ	كَ	كِ	كُ
لَ	لِ	لُ	مَ	مِ	مُ

نٰ	نٖ	نٗ	وٰ	وٖ	وٗ
ہٰ	ہٖ	ہٗ	ءٰ	ءٖ	ءٗ
یٰ	یٖ	یٗ			

مشق (۲) ہجے اور رواں دونوں طریقوں سے پڑھیے۔

هٰذَا	عَلٰى	ذٰلِكَ	مَاٰرِبُ	اُسْرٰى
سَمٰوٰتِ	بِاٰيٰتِنَا	يٰنُوْحُ	ذَكَرَ	كَسَبَ

مشق (۳) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات زبانی دیجیے۔

سوال: کھڑا زبر کس حرف کے برابر ہوتا ہے؟ جواب: الف کے برابر

سوال: کھڑے زبر کو کتنی حرکات کے برابر کھینچنا چاہئے؟ جواب: دو حرکات کے برابر

مخرج نمبر :۱۰۔ حُرُوْفِ طَرَفِيَّهْ پشت زبان قریب سرا زبان تالو سے ملکر "ر" ادا ہوتی ہے۔

مشق (۴) کھڑے زیر کی مثالیں

ہجے کا طریقہ۔ مثلاً "دُوْنِهٖ" کو یوں پڑھیں! =دال واو پیش دُوْ، نون زیر نِ =دُوْنِ، ھا کھڑا زیر ہٖ =دُوْنِهٖ

بِهٖ	عِلْمِهٖ	فَضْلِهٖ	مَوْتِهٖ	قَوْمِهٖ
نُوْرِهٖ	دُوْنِهٖ	يَاْتِهٖ	بَعْدِهٖ	رُسُلِهٖ

مشق (۵) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات زبانی دیجیے۔

سوال: کھڑے زیر کی آواز کس طرف جاتی ہے؟ جواب: نیچے کی طرف

سوال: کھڑے زیر کو کتنے الف کے برابر کھینچ کر پڑھنا چاہیے؟ جواب: ایک الف یعنی دو حرکات کے برابر

مخرج نمبر:۱۱ - حُروفِ نِطْعِیَّہ

زبان کا سرا جب اوپر (سامنے) والے دو بڑے دانتوں کی جڑ سے لگے تو اس سے "ت، د، ط" ادا ہوتے ہیں۔

مشق (۶) الٹے پیش کی مثالیں

ہجے کا طریقہ۔ مثلاً "دَاوٗدَ" کو یوں پڑھیں۔ دال الف زبر دَا، واو الٹا پیش وٗ، دَاوٗ، دال زبر دَ = دَاوٗدَ

دَاوٗدَ	يَلْوٗنَ	مِزَاجُهٗ	عَذَابُهٗ	غَاوٗنَ
لَهٗ	اِسْمُهٗ	عِنْدَهٗ	جَعَلَهٗ	وَرِثَهٗ

مشق (۷) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

سوال: الٹا پیش قرآن پاک میں کتنے حروف پر استعمال ہوا ہے؟ جواب: صرف تین حروف "و، ہ، ء" پر

سوال: الٹا پیش کس حرف کے برابر ہوتا ہے؟ جواب: واو مدہ کے برابر

سوال: الٹے پیش کو عربی میں کیا کہتے ہیں؟ جواب: ضمّہ مقلوبہ

مخرج نمبر:۱۲ - حُروفِ لِثَوِیَّہ

زبان کا سرا جب اوپر والے دو بڑے دانتوں کے سرے سے لگے تو اس سے "ث، ذ، ظ" ادا ہوتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سبق نمبر (۱۲) حروفِ لین

- حروف لین دو ہیں (۱) واو لین (۲) یاے لین
- واو ساکن سے پہلے زبر (ـَ وْ) ہو تو اسے واو لین کہتے ہیں۔ اِسے نرمی اور جلدی سے ادا کیا جاتا ہے۔ جیسے؛ ہمزہ واو زبر اَوْ۔
- یاے ساکن سے پہلے زبر (ـَ یْ) ہو تو اسے "یاے لین" کہتے ہیں۔ اِسے بھی جلدی اور نرمی سے معروف ادا کیا جاتا ہے۔ جیسے ہمزہ یا زبر اَیْ۔

أَوْ	أَيْ	بَوْ	بَيْ	تَوْ	تَيْ
ثَوْ	ثَيْ	جَوْ	جَيْ	حَوْ	حَيْ
خَوْ	خَيْ	دَوْ	دَيْ	ذَوْ	ذَيْ
رَوْ	رَيْ	زَوْ	زَيْ	سَوْ	سَيْ
شَوْ	شَيْ	صَوْ	صَيْ	ضَوْ	ضَيْ
طَوْ	طَيْ	ظَوْ	ظَيْ	عَوْ	عَيْ
غَوْ	غَيْ	فَوْ	فَيْ	قَوْ	قَيْ
كَوْ	كَيْ	لَوْ	لَيْ	مَوْ	مَيْ
نَوْ	نَيْ	هَوْ	هَيْ	ءَوْ	ءَيْ
		يَوْ	يَيْ		

مشق (۱) واو لین کی مثالیں۔ ہجے اور رواں دونوں طریقوں سے پڑھیں۔

فَوْقَ	قَوْمَ	قَوْلَ	سَوْفَ	صَوْمَ
حَوْلَهٗ	يٰقَوْمِ	رَاَوْهُ	شَرَوْهُ	عَفَوْنَا

مخرج نمبر: ۱۳ - حُروفِ صَفِیْرِیَّہْ

زبان کی نوک جب اوپر نیچے کے سامنے والے دونوں بڑے دانتوں کے بیچ سے لگے تو اس سے " ز، س، ص، " ادا ہوتے ہیں۔

مشق (۲) یائے لین کی مثالیں۔ ہجے اور رواں دونوں طریقوں سے پڑھیں۔

اَیْنَ	بَیْنَ	کَیْفَ	لَیْسَ	رَیْبَ
غَیْرِیْ	عَلَیْكَ	عَلَیْهِمْ	لَدَیْهِمْ	هَیْهَاتَ

مشق (۳) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات زبانی دیجیے۔

سوال : حروف لین کتنے ہیں؟ جواب: دو

سوال : واولین میں واو ساکن سے پہلے کیا آتا ہے؟ جواب : زبر

سوال : یائے لین میں " ی " پر کون سی علامت ہوتی ہے؟ جواب: جزم

مخرج نمبر: ۱۴ - حَرفِ شَفَوِیَّہْ اوپر والے دانتوں کا کنارہ نچلے ہونٹ کے تر حصے سے مل کر " ف " ادا ہوتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سبق نمبر (۱۳)

- حرکات (ـَ ـِ ـُ) کو بالکل نہ بڑھائیں، حروفِ قلقلہ کے علاوہ کہیں بھی جزم (ـْ) کو جنبش نہ دیں۔
- حروفِ مدہ کو ایک الف کی مقدار ہی پڑھیں! بڑھانے کی کوشش نہ کریں!
- کھڑی حرکات (ـٰ ـٖ ـٗ) بھی حروفِ مدہ ہی کے برابر ہیں۔

بَعَثَ	اِبِلِ	رُسُلُ	لُعِنَ	كَرُمَ

عَنَبُ	وَلَقَدْ	فِيْ دَارِهِمْ	فَاَصْبَحُوْا	هَيْهَاتَ
سَبَقَتْ	كَلِمَتُنَا	لِعِبَادِنَا	اَلْمُرْسَلِيْنَ	قَدْ كَانَتْ
مُوْسٰى	جٰثِمِيْنَ	اَلْكِتٰبَ	اٰتَيْنَا	اٰيٰتِيْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سبق نمبر (۱۴) تشدید (ـّـ)

- جس حرف پر تشدید (تین دندان) ہو اسے مشدَّد کہتے ہیں۔ ''مشدَّد حرف'' دوبار پڑھا جاتا ہے۔ ایک بار پچھلے حرف سے ملا کر، دوسری بار خود اس پر لگی حرکت کے مطابق۔ اس لیے اس کی ادائیگی میں دو حرف کے برابر دیر لگتی ہے۔
- آپ سبق نمبر ۵ میں پڑھ چکے ہیں کہ جن حروف پر جزم (سکون) ہو اُنھیں ''حروفِ ساکنہ'' کہتے ہیں۔ خیال رہے کہ مشدَّد حروف میں بھی پہلا حرف ساکن ہوتا ہے۔
- مشدد حرف کو ذرا سختی (مضبوطی) کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔ جیسے اَبَّ ، اَبْ + بَ = اَبَّ
- حروفِ غنّہ، ن اور م، اگر مشدد ہوں تو دو حرکت کی مقدار غنّہ کریں۔ ناک میں آواز لے جانا ''غنّہ'' کہلاتا ہے۔

ہجے اس طرح کریں! جیسے : ہمزہ با، زبر اَبْ، با زبر بَ = اَبَّ

أَبْ+بَ = أَبَّ	أَبْ+بِ = أَبِّ	أَبْ+بُ = أَبُّ	أَشْ+شَ=أَشَّ	أَشْ+شِ=أَشِّ	أَشْ+شُ=أَشُّ
أَوَّ	اَوِّ	اَوُّ	اَفَّ	اَفِّ	اَفُّ
اَتَّ	اَتِّ	اَتُّ	اَطَّ	اَطِّ	اَطُّ
اَدَّ	اَدِّ	اَدُّ	اَثَّ	اَثِّ	اَثُّ

اَذَّ	اَذِّ	اَذُّ	اَظَّ	اَظِّ	اَظُّ
اَزَّ	اَزِّ	اَزُّ	اَسَّ	اَسِّ	اَسُّ
اَصَّ	اَصِّ	اَصُّ	اَجَّ	اَجِّ	اَجُّ
اَمَّ	اَمِّ	اَمُّ	اَنَّ	اَنِّ	اَنُّ

مشق (۱) ہجے اور رواں دونوں طریقوں سے پڑھیں۔

صَبَّ - يَصُبُّ	دَقَّ - يَدُقُّ	حَجَّ - يَحُجُّ	لَفَّ - يَلُفُّ	خَطَّ - يَخُطُّ	فَرَّ - يَفِرُّ
تَرَبُّصُ	زَقُّوْمِ	وَدُّوْ	زُيِّنَ	تَبْيَضُّ	صَدُّوْكُمْ
يَخْتَصُّ	كَطَيِّ	فَاُمُّهٗ	تَمُرُّ	تَطَهَّرَ	يُؤَلِّفُ

مشق (۲) قرآنی مثالیں

نُسَوِّىَ	فَضَّلْنَا	سُعِّرَتْ	طَهِّرَا	يُوَفَّ	وَالطُّوْرِ
وَالطَّيْرِ	اَلثَّاقِبُ	فِى الْحَجِّ	نَقُصُّ	نُوَلِّهٖ	مَتَّعْنَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سبق نمبر: ۱۵۔ (تَنْوِيْنْ)

- دوزبر (ــً) دوزیر (ــٍ) دوپیش (ــٌ) کو "تنوین" کہتے ہیں۔ جس حرف پر تنوین ہو اسے "مُنَوَّنْ" کہتے ہیں۔ تنوین نونِ ساکن ہی ہوتی ہے۔ تنوین اور نون ساکن کی آواز یکساں ہوتی ہے۔ تنوین ہمیشہ کلمے کے آخر میں آتی ہے۔
- دوزبر والی تنوین کے بعد کہیں "ا" اور کہیں "ی" لکھا جاتا ہے، ہجے کرتے وقت اس کا نام نہ لیں۔

دوزبر والی تنوین (ــً)

بَنْ = بًا	جَنْ = جًا	دَنْ = دًا

تًا	خًا	غًا	نًا	هًا	عًا	صًا	طًا	وًا	دًى
مًا	قًا	فًا	حًا	كًا	أً	صًا	ضًا	ظًا	ثًا

مشق (ا) قرآنی مثالیں

خِطْئًا	وَطْئًا	قَرِيْبًا	قَانِتًا	اَحَدًا	صَبْرًا
أَبًّا	قَوِيًّا	عَفُوًّا	عَدُوًّا	حُبًّا	حَقًّا

دوزیر والی تنوین (ــٍ)

تِنْ = تٍ	جِنْ = جٍ	ذِنْ = ذٍ

بٍ	ثٍ	خٍ	رٍ	يٍ
ضٍ	غٍ	شٍ	قٍ	فٍ

مشق (۲) قرآنی مثالیں

حَقٍّ	نَبَاٍ	شُعَيْبٍ	حَدِيْثٍ	مُكْثٍ	مُهٰجِرٰتٍ	نُوْحٍ
صِرَاطٍ	زَنِيْمٍ	حِسَانٍ	ثَمَنٍ	لُوْطٍ	حَفِيْظٍ	شَكٍّ

دو پیش والی تنوین (ـٌ)

ثُنْ = ثٌ	خُنْ = خٌ	رُنْ = رٌ

بٌ	تٌ	جٌ	حٌ	دٌ
زٌ	سٌ	صٌ	غٌ	یٌ

مشق (۳) قرآنی مثالیں

حَقٌّ	ظَمَاٌ	خُشُبٌ	فُرَاتٌ	ثَابِتٌ	حَرَجٌ
عَذَابٌ	شَاكِرٌ	ذَرْعٌ	عَرْشٌ	قِصَاصٌ	مَعَاذٌ

مشق (۴) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات زبانی دیجیے۔

سوال: دو زبر کے بعد الف آئے تو کیا اسے پڑھا جائے گا؟

جواب: وصلاً (یعنی ملاتے وقت) نہیں پڑھا جائے گا۔ وقفاً (یعنی ٹھہرتے وقت) پڑھا جائے گا۔

سوال: دو زبر کے بعد اگر "ی" آجائے تو کیا اسے پڑھتے ہیں؟

جواب: نہیں۔

سوال: نون ساکن کسے کہتے ہیں ؟

جواب: جس نون پر جزم (سکون) ہو اُسے نون ساکن کہتے ہیں۔

مخرج نمبر:۱۵۔ حُروفِ شَفَوِيَّهُ

دونوں ہونٹوں سے "ب، م، و" ادا ہوتے ہیں، وہ اس طرح کہ بند ہونٹوں کے گیلے حصّے سے "ب" اور خشک حصّے سے "م" اور ہونٹوں کی گولائی سے "واو"

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سبق نمبر :۱۶۔ (الف، واو، لام، را، کی تفخیم اور ترقیق کے قاعدے)

- حروفِ تہجی میں کچھ وہ ہیں جو ہمیشہ پُر (موٹے) پڑھے جاتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو ہمیشہ باریک پڑھے جاتے ہیں؛ مگر "ا، و، ل، ر" ایسے حروف ہیں جو کبھی پُر اور کبھی باریک پڑھے جاتے ہیں۔

(الف)

- الف سے پہلے اگر پُر حرف ہو تو الف پُر (موٹا) پڑھا جائے گا یعنی الف اپنے ماقبل کے تابع ہوگا۔ جیسے :قَالَ میں "الف" موٹا پڑھا جائے گا؛ کیوں کہ اس سے پہلے "ق" ہے جو کہ ہمیشہ پُر پڑھا جاتا ہے۔
- اگر "الف" سے پہلے حروفِ مستعلیہ یعنی (خ، ص، ض، ط، ظ، غ، ق) کے علاوہ کوئی حرف آجائے تو الف باریک ہوگا۔ جیسے کَانَ، اِذَا وغیرہ۔

پُر (موٹا)	قَامَ	صَامَ	غَامَ
پُر (موٹا)	خَابَ	ظَالِمٌ	طَالِبٌ
باریک (پتلا)	مَالِكٌ	كِتَابٌ	كَانَتْ
باریک (پتلا)	ثَاقِبٌ	فَارِضٌ	اَيَّامٌ

(واوِمَدَّہ)

واومدّہ سے پہلے اگر پُرحرف ہوتو واومدّہ بھی پُر پڑھا جائے گا۔

پُر (موٹا)	قُولُوا	مَكۡظُومٌ	مُعۡرِضُونَ
باریک (پتلا)	كُونُوا	سُورَةٌ	مُكۡرَمُونَ

(اسمِ جَلَالت "اَللّٰہ (عَزَّوَجَلّ)" کے قاعدے)

- لفظِ "اَللّٰہ" یا "اَللّٰھُمَّ" کے لام کو لام جلالت کہتے ہیں۔ یہ کبھی پُر اور کبھی باریک پڑھا جاتا ہے۔
- لفظِ "اَللّٰہ" یا "اَللّٰھُمَّ" کے لام سے پہلے اگر زبر یا پیش آجائے تو لامِ جلالت کو پُر پڑھیں گے۔ جیسے اِنَّ اللّٰہَ۔
- لفظِ "اَللّٰہ" یا "اَللّٰھُمَّ" کے لام سے پہلے اگر زیر آجائے تو لامِ جلالت کو باریک پڑھیں گے۔ جیسے قُلِ اللّٰھُمَّ۔

پُر (موٹا)	هُوَ اللّٰهُ	قَالُوا اللّٰهُمَّ	رَسُولُ اللّٰهِ
باریک (پتلا)	بِاللّٰهِ	بِسۡمِ اللّٰهِ	قُلِ اللّٰهُمَّ

" ر " کے قاعدے

- کبھی پُر اور کبھی باریک پڑھے جانے والے حروف میں سے ایک حرف " ر " بھی ہے۔ " ر " کے کئی قاعدے ہیں جن کو اچھی طرح سمجھنا بہت ضروری ہے؛ ورنہ غلطیاں ہوتی رہیں گی۔

پُر پڑھنے کے قاعدے

(۱) را پر زبر یا پیش ہو تو، را ہمیشہ پُر ہوگی۔ مثالیں۔

رَحۡمَةٌ	رُزِقُوا	رَاقٍ	رُبَمَا

(۲) رائے ساکن سے پہلے زبر یا پیش ہو تو راپُر ہوگی۔ مثالیں۔

اَرْضٌ	عَرْشٌ	فُرْقَانٌ	تُرْجَعُوْنَ

(۳) رائے ساکن سے پہلے زیر ہو اور اس را کے بعد کوئی پُر حرف اسی کلمہ میں ہو تو راپُر ہوگی۔ مثالیں۔

مِرْصَادٌ	قِرْطَاسٍ	فِرْقَةٌ	اِرْصَادًا

(۴) رائے مشدد پر، زبر، دوزبر، پیش یا دو پیش ہوں تو راپُر ہوگی۔ مثالیں۔

اَلرَّحْمٰنُ	سِرًّا	اَلْحُرُّ	مُسْتَقِرٌّ

(۵) رائے ساکن سے پہلے ساکن غیرِ یا ہو اور اس ساکن سے پہلے زبر یا پیش ہو تو راپر ہوگی۔ مثالیں۔

اَلْفَجْرْ	اَلْاُمُوْرْ	اَلْقَدْرْ	اَلنُّوْرْ

(۶) رائے ساکن سے پہلے زیرِ عارضی ہو تو راپُر ہوگی۔ مثالیں۔

اِرْجِعِیْ	اِرْكَبْ	اِرْتَبْتُمْ	اِرْكَعُوْا

(۷) رائے ساکن کے ماقبل کسرہ دوسرے کلمہ میں ہو تو راپر ہوگی۔ مثالیں۔

رَبِّ ارْجِعُوْنِ	اَمِ ارْتَابُوْا	رَبِّ ارْحَمْهُمَا

باریک پڑھنے کے قاعدے

(۱) راپر زیر ہو تو ''را'' ہمیشہ باریک ہوگی۔ مثالیں۔

رِزْقُ	وَاقْتَرِبْ	اُرِيْدُ	يُوَارِیْ

(۲) راے ساکن سے پہلے زیر ہو تو را ہمیشہ باریک ہوگی۔ مثالیں۔

فَاصْبِرْ	وَاغْفِرْ لَنَا	اُمِرْتُ	مُنْهَمِرْ

(۳) راے ساکن سے پہلے یاے ساکن ہو تو را باریک ہوگی۔ مثالیں۔

خَيْرْ	طَيْرْ	خَبِيْرْ	نَذِيْرْ

(۴) راے مشدد پر زیر یا دو زیر ہوں تو را باریک ہوگی۔ مثالیں۔

نُفَرِّقُ	مِنْ شَرِّ	بِالْبِرِّ	مُسْتَمِرٍّ

(۵) راے ساکن سے قبل تیسرے حرف پر زیر ہو تو را باریک ہوگی۔ مثالیں۔

ذِكْرْ	حِجْرْ	سِحْرْ	بِئْرْ

(۶) راے ساکن اور حرفِ استعلاء دو الگ الگ کلموں میں ہوں تو را باریک پڑھی جائے گی۔ مثالیں۔

فَاصْبِرْ صَبْرًا	اَنْذِرْ قَوْمَكَ

(۷) راے ممالہ باریک پڑھی جائے گی۔ مثال۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا

مشق (۱)

"الف، واو، لام، را" کے قاعدوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ کو غور سے پڑھیے۔

قَالَ اللّٰهُ	سَمِعَ اللّٰهُ	اَمَرَ اللّٰهِ	رَحْمَةُ اللّٰهِ
يَغُرُّكَ	مُسْتَقَرٌّ	رَبِّ ارْجِعُوْنِ	مِرْصَادًا

دُرِّيٌّ	اَمِ ارْتَابُوْا	كَانَ النَّاسُ	لَيْلَةُ الْقَدْرِ
هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ	غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ	وَاصْبِرْ صَبْرًا	يُرِيْدُ اللّٰهُ
فِي الْاَرْضِ	كُلٌّ فِرْقٍ	غَفُوْرًا رَّحِيْمًا	اَمْرٍ مَّرِيْجٍ

مشق (۲) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات زبانی دیجیے۔

سوال: حروفِ تہجی میں کون سے حروف ہمیشہ پُر پڑھے جاتے ہیں؟ جواب: حروفِ مستعلیہ۔

سوال: کون سے حروف کبھی پُر اور کبھی باریک پڑھے جاتے ہے ؟ جواب: ا،و،ل،ر۔

سوال: کس کلمہ کی ''را'' کو پُر اور باریک دونوں پڑھنا جائز ہے؟ جواب: فِرْقٍ کی را کو۔

مخرج نمبر: ۱۶۔ خیشوم یعنی ناک کے بانسے سے ''غنّہ'' ادا ہوتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سبق نمبر: ۱۷۔ الْ (لام تعریف) کا اظہار

لامِ تعریف کے بعد حروفِ قمریہ (یعنی اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَهٗ) میں سے کوئی حرف آئے تو ''لامِ تعریف'' کو ظاہر کر کے پڑھا جائے گا۔ یہ ۱۴/ حروف جب بھی لامِ تعریف کے بعد آئیں گے مشدد نہیں پڑھے جائیں گے؛ بلکہ کوئی حرکت (زبر، زیر، پیش،) لگی ہوگی۔

ا	اَكْرَمُ	اَلْاَكْرَمُ	خ	خَنَّاسٌ	اَلْخَنَّاسُ
ب	بَلَدٌ	اَلْبَلَدُ	ف	فَتْحٌ	اَلْفَتْحُ
غ	غَفُوْرٌ	اَلْغَفُوْرُ	ع	عَزِيْزٌ	اَلْعَزِيْزُ

ح	حَمْدٌ	اَلْحَمْدُ	ق	قَارِعَةٌ	اَلْقَارِعَةُ
ج	جِبَالٌ	اَلْجِبَالُ	ى	يَتِيْمٌ	اَلْيَتِيْمُ
ك	كَافِرُوْنَ	اَلْكَافِرُوْنَ	م	مُلْكٌ	اَلْمُلْكُ
و	وَسِيْلَةٌ	اَلْوَسِيْلَةُ	ه	هُدْهُدٌ	اَلْهُدْهُدُ

مشق (۱) مثالیں

اَلْاَوَّلُ	هُوَ الْاَوَّلُ	اَلْعَلِيْمُ	اَنْتَ الْعَلِيْمُ
اَلْحَمْدُ	لَهُ الْحَمْدُ	اَلْيَقِيْنُ	حَقُّ الْيَقِيْنِ

اَلْ (لامِ تعریف) کا ادغام

لامِ تعریف کے بعد **حُروفِ شَمْسِیَّہ** (یعنی ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن،) میں سے کوئی حرف آجائے تو لامِ تعریف (اَلْ) کا حرفِ شمسی میں ادغام ہوگا اور تمام "**حروفِ شمسیہ**" کے اوپر تشدید لگی ہوگی ۔ یہ ۱۴؍حروف جب بھی لامِ تعریف کے بعد آئیں تو لازمًا مشدد پڑھیں۔

ت	تِيْنٌ	اَلتِّيْنُ	ش	شَمْسٌ	اَلشَّمْسُ
ث	ثُلُثٌ	اَلثُّلُثُ	ص	صَبْرٌ	اَلصَّبْرُ
د	دِيْنٌ	اَلدِّيْنُ	ض	ضَآلُّوْنَ	اَلضَّآلُّوْنَ

ذ	ذَارِيَاتٌ	اَلذَّارِيَاتُ	ط	طُوْرٌ	اَلطُّوْرُ
ر	رِجَالٌ	اَلرِّجَالُ	ظ	ظَنٌّ	اَلظَّنُّ
ز	زَيْتُوْنٌ	اَلزَّيْتُوْنُ	ل	لَطِيْفٌ	اَللَّطِيْفُ
س	سَمَآءٌ	اَلسَّمَآءُ	ن	نَجْمٌ	اَلنَّجْمُ

مشق (۲) مثالیں

اَلتَّوَّابُ	هُوَالتَّوَّابُ	اَلشَّهَوَاتُ	حُبُّ الشَّهَوَاتِ
اَلنَّاسُ	مَلِكِ النَّاسِ	اَلضَّآلِّيْنَ	وَلَا الضَّآلِّيْنَ

مشق (۳) مندرجہ ذیل کلمات میں لامِ تعریف کے ادغام اور اظہار کو واضح کرتے ہوئے پڑھیں۔

هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ	اَلْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ	اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ	وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ
مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ	اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ	وَمَأْوٰكُمُ النَّارُ
اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ	فَاسْتَبِقُوا الصِّرَاطَ	فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ

مشق (۴) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات زبانی دیجیے۔

سوال: حُروفِ قَمَرِیَّۃْ کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب: ۱۴ ر ہیں اور وہ یہ ہیں اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيمَهُ۔

سوال: حُروفِ شَمسِیَّۃْ کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب: ۱۴ ر ہیں اور وہ یہ ہیں "ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن"۔

سوال: لامِ تعریف کے اظہار سے کیا مراد ہے؟

جواب: لامِ تعریف کے اظہار سے مراد یہ ہے کہ اسے مخرج اور صفاتِ لازمہ کے ساتھ بغیر کسی تبدیلی کے ادا کیا جائے۔

سوال: لامِ تعریف کے ادغام کا کیا معنیٰ ہے؟

جواب: لامِ تعریف کے ادغام کا معنیٰ یہ ہے کہ اُسے دوسرے حرف سے بدل کر مشدد پڑھا جائے۔

مخرج نمبر: ۱۷۔ حروفِ جَوْفِیَّۃْ منہ کے خالی حصّے سے الف، واو اور یاءِ مدّہ ادا ہوتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سبق نمبر: ۱۸۔ (نون ساکن اور تنوین کے قاعدے)

- نونِ ساکن (نْ) اور تنوین (ـً ـٍ ـٌ) کے چار قاعدے ہیں۔ (۱) اظہار (۲) اقلاب (۳) ادغام (۴) اخفاء۔

اظہار: اس کا لغوی معنیٰ ہے "ظاہر کرنا"

- اگر نونِ ساکن یا تنوین کے بعد حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف آجائے تو تنوین یا نونِ ساکن کے نون کی آواز کو ظاہر کر کے بلا غنّہ کامل انداز میں پڑھیں۔ حروفِ حلقی چھ ہیں اور وہ یہ ہیں (ء، ہ، ع، ح، غ، خ،)۔

مشق (۱)

عَنْهُ	مِنْ غَيْرِهٖ	مَنْ اٰذِنَ	لِمَنْ خَشِيَ	وَانْحَرْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ	اَجْرٌ عَظِيْمٌ	عَلِيْمٍ حَكِيْمٍ	بَلَدًا اٰمِنًا	قَرْضًا حَسَنًا

اقلاب: اس کا لغوی معنیٰ ہے بدلنا

نونِ ساکن یا تنوین کے بعد اگر "ب" آجائے تو اس نونِ ساکن کو میم سے بدل کر غنّہ کے ساتھ پڑھنے کو "اقلاب" کہتے ہیں۔ جیسے: فَاَنۢبِئْ وغیرہ۔

"اقلاب" کے ہجے اس طرح کریں جیسے، فَاَنۢبِئْ = فا میم زبر فَمْ باذال زیر بِئْ = فَا نۢبِئْ۔ یہاں بھی غنّہ ایک الف کے برابر کیا جائے۔ بعض لوگ اقلاب کرتے وقت نون کی ملاوٹ کرتے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ یہاں صرف میم ادا کرنا ہے؛ کیوں کہ نون میم سے بدل چکا ہے۔

مشق (۲)

مِنۢ بَعْدِ	مِنۢ بَيْنِ	مَنۢ بَخِلَ	اَنۢبِيَآءَ	صُمٌّۢ بُكْمٌ	عَوَانٌۢ بَيْنَ
رَجُلٍۢ بِهٖ	لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ	سَمِيْعًاۢ بَصِيْرًا	جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ		

ادغام کا لغوی معنیٰ ہے "ملانا"

نونِ ساکن یا تنوین کے بعد حروفِ یَرْمَلُوْن (یعنی ی، ر، م، ل، و، ن،) میں سے کوئی حرف آجائے تو ادغام ہوگا، یعنی ایک حرف کو دوسرے حرف میں ملا کر مشدد پڑھیں گے۔ ادغام کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ادغامِ تام۔ (۲) ادغامِ ناقص۔

(۱) ادغامِ تام، (یعنی ادغام بلا غنّہ) یہ ہے کہ پہلا حرف دوسرے حرف سے بالکل بدل جائے۔ ایسا صرف ل، ر، میں ہوتا ہے۔

مشق (۳)

اَنْ لَّنْ	يَكُنْ لَّهٗ	مَتَاعًا لَّكُمْ	رِزْقًا لَّكُمْ
مِنْ رَّسُوْلٍ	مِنْ رَّبِّهِمْ	رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ	غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(۲) ادغامِ ناقص، (ادغام مع الغنّہ) یہ ادغام، ی، و، م، ن، (يُوْمِنُ) چار حرفوں میں ہوتا ہے، اس میں پہلا حرف دوسرے حرف سے پوری طرح نہیں بدلتا۔ بلکہ حرفِ مدغم کا کچھ اثر باقی رہتا ہے۔

مشق (۴)

مَنْ يَّقُوْلُ	مِنْ وَّالٍ	مَنْ مَّعَهٗ	مِنْ نُّطْفَةٍ
لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ	هُدًى وَّذِكْرٰى	بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ	رَجُلٌ يَّسْعٰى

اخفاء :اس کالغوی معنیٰ ہے پوشیدہ کرنا۔

- ''علمِ تجوید کی زبان میں'' اظہار اور ادغام کی درمیانی حالت کا نام ''اخفاء'' ہے۔
- حروفِ اخفاء پندرہ ہیں۔ (ت،ث، ج،د،ذ،ز،س،ش،ص،ض،ط،ظ،ف،ق،ك)۔
- نونِ ساکن یا تنوین کے بعد حروف حلقی اور حروف یَرْمَلُوْنَ اور با کے سوا باقی حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو اخفاء (یعنی غنّہ) ہوگا۔ غنّہ ناک میں آواز لے جانے کو کہتے ہیں۔ نیز غنّہ کو ایک الف کی مقدار کے برابر ادا کیا جاتا ہے۔
- ہجے اس طرح کریں جیسے: كَنْزٌ = کاف نون زبر كَنْ زا دو پیش ''زٌ'' = كَنْزٌ۔

مشق (۵)

كَنْزٌ	عِنْدَ	اُنْثٰى	اَنْفُسَكُمْ	اَنْزَلْنَا	يَنْطِقُ
فَتْحٌ قَرِيْبٌ	رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ	سِرَاعًا ذٰلِكَ	مِنْ جُوْعٍ		

مشق (۶) اظہار، اقلاب، ادغام اور اخفاء کی مخلوط مشق۔

مِنْ خَوْفٍ	جُرُفٍ هَارٍ	خَاوِيَةً بِمَا	بِذَنْۢبِهِمْ	ءَاَنْذَرْنَاكُمْ
عَمَلًا دُوْنَ	مِنْ لَّدُنْكَ	مِنْ رَّبِّكَ	مَالًا لُّبَدًا	مِنْ مَّآءٍ
مِنْ نَّارٍ	اَفَمَنْ وَّعَدْنَا	مَنْ يُّؤْمِنُ	يَنْكُصُوْنَ	ذَرَّةٍ فِيْ
مَنْ خَافَ	نَارًا ذَاتَ	نُوْحًا هَدَيْنَا	مِنْهُ خِطَابًا	مِنْۢ بَعْدِ

بَأْسٍ شَدِيْدٍ	كَادِحٌ اِلٰى	فَمَنْ اُوْتِىَ	لَنْ تَنْفَعَكُمْ	عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ
صُمٌّۢ بُكْمٌ	يَنْقُضُوْنَ	فَمَنْ عُفِىَ	قَوْلًا شَدِيْدًا	قَرْضًا حَسَنًا
مِنْ جُوْعٍ	مِنْ غَيْرِهٖ	فَتْحٌ قَرِيْبٌ	كِتَابٌ حَكِيْمٌ	فَمَنْ تَبِعَ

فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِىَ ظَالِمَةٌ فَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى

عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ

(اظہارِ مطلق)

نون ساکن کے بعد ''واو'' یا ''یا'' اگر ایک کلمہ میں جمع ہوں تو ''اظہارِ مطلق'' ہوگا، جیسے:

بُنْيَانٌ	صِنْوَانٌ	قِنْوَانٌ	اَلدُّنْيَا	بُنْيَانَهٗ

(تنوین کے بعد ساکن (ـْ) حرف کے آنے کا قاعدہ)

تنوین کے بعد ہمزۂ وصلی آجائے تو حالتِ وصل میں ہمزۂ وصلی کو گرا کر چھوٹا سا نون لکھ دیا جاتا ہے۔ اسے نونِ قطنی کہتے ہیں۔ جیسے:

خَبِيْرُ نِ اهْبِطُوْا	لُوْطِ نِ الْمُرْسَلِيْنَ	سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ	وَرَهْبَانِيَّةَ نِ ابْتَدَعُوْهَا

مشق (۷) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات زبانی دیجیے۔

سوال: اظہار کا معنیٰ کیا ہے ؟ جواب: اظہار کا معنی ظاہر کرنا ہے۔

سوال: اظہارِ حلقی کب ہوتا ہے ؟ جواب: جب نون ساکن یا تنوین کے بعد حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف آجائے۔

سوال: اقلاب کب ہوتا ہے ؟ جواب: جب نون ساکن یا تنوین کے بعد ''ب'' آجائے۔

سوال: نون ساکن یا تنوین کا اخفاء کب ہوتا ہے؟ **جواب:** جب نون ساکن یا تنوین کے بعد حروفِ اخفاء میں سے کوئی حرف آجائے۔

سوال : ادغام والے حروف کون کون سے ہیں ؟ **جواب:** (ی، ر، م، ل، و، ن،) یہ چھ حروف ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سبق نمبر:۱۹۔ (میم ساکن کے قاعدے)

- میم ساکن کے تین قاعدے ہیں (۱) اخفاءِ شفوی (۲) ادغامِ شفوی (۳) اظہارِ شفوی

(۱) اخفاءِ شفوی (یعنی میم ساکن کا اخفاء)

- میم ساکن (مْ) کے بعد اگر حرف "ب" آجائے تو میم ساکن میں "اخفاءِ شفوی" ہوگا۔ یعنی غنّہ کریں گے۔

اخفاءِ شفوی کی مثالیں

كُنْتُمْ بِهٖ	اَرْجُلُهُمْ بِمَا	تَأْتِيْهِمْ بِاٰيَةٍ
تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ	اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ	جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ

(۲) ادغامِ شفوی (یعنی میم ساکن کا ادغام)

- میم ساکن کے بعد دوسری "م" آجائے تو میم ساکن میں ادغام شفوی ہوگا۔ یعنی غنّہ کریں گے۔

ادغامِ شفوی کی مثالیں

اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ	فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ	اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا
فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ	اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ	عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ

(۳) اظہارِ شفوی (یعنی میم ساکن کا اظہار)

- میم ساکن کے بعد حرف "ب" اور "م" کے علاوہ کوئی بھی حرف آجائے تو میم ساکن میں اظہار ہوگا۔ یعنی غنّہ نہیں کریں گے۔

اظہارِ شفوی کی مثالیں

هُمْ فِيهَا	لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ	اَلَمْ تَرَ كَيْفَ
	اِذَا هُمْ فِيْهِ	صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ	

مشق (۱) مندرجہ ذیل کلمات میں میم ساکن کے قاعدوں کو جاری کرتے ہوئے پڑھیں۔

لَهُمْ اَجْرٌ	فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ	اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ
فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ	وَخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا	تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ
عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ	لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى	قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ
فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ	وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ	اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ
وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ	وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ	تَأْتِيْهِمْ بِاٰيَةٍ

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا

وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ

مشق (۲) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات زبانی دیجیے۔

سوال: میم ساکن کے کتنے قاعدے ہیں اور کون کون سے ہیں ؟

سوال: اخفاءِ شفوی کسے کہتے ہیں؟

سوال: میم ساکن کے بعد کس حرف کے آنے سے ادغامِ شفوی ہوتا ہے؟

سوال: میم ساکن کا ادغام کب ہوتا ہے؟

سوال: نون مشدد اور میم مشدد کا کیا حکم ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سبق نمبر:۲۰۔ (مد کا بیان)

- ''مَدّ'' کا لغوی معنیٰ ''دراز کرنا'' اور ''بڑھانا'' ہے اور قراء کی زبان میں حروفِ مدّہ یا حروفِ لین کو کھینچ کر پڑھنے کو ''مَدّ'' کہتے ہیں۔ حروفِ لین کو اسی وقت کھینچ سکتے ہیں جب کہ ان کے بعد سکون (ْ) پایا جائے۔
- سببِ مد دو ہیں، (۱) ہمزہ (۲) سکون۔
- وجوہ مدتین ہیں (۱) طول (۲) توسُّط (۳) قصر۔
- مد کی دو قسمیں ہیں (۱) مدِّ اصلی (۲) مدِّ فرعی۔

(مدِّ اصلی)

- اگر حرفِ مد کے بعد ہمزہ، سکون یا تشدید نہ آئے تو وہ مدِّ اصلی (یعنی چھوٹا مد) ہے۔ اس مد کو، مدِّ طبعی، اور مدِّ ذاتی بھی کہتے ہیں۔ اس کی مقدار ایک الف ہے۔

(مدِّ فرعی)

- حرفِ مد کے بعد ہمزہ، سکون، یا تشدید آئے تو وہ ''مدِّ فرعی'' (یعنی بڑا مد) ہے۔
- مدِّ فرعی کی چھ قسمیں ہیں (۱) مدِّ متصل (۲) مدِّ منفصل (۳) مدِّ لازم (۴) مدِّ عارض (۵) مدِّ لین لازم (۶) مدِّ لین عارض۔
- (۱) مدِّ متصل (مدِّ واجب) کی تعریف: حرفِ مد کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں واقع ہو، تو اُسے مدِّ متصل کہتے ہیں۔ جیسے جَآءَ، سُوْٓءَ، سِیْٓئَ وغیرہ۔ اس میں صرف توسط ہے اور توسط کی مقدار چار الف، ڈھائی الف اور دو الف ہے۔

مشق (۱)

وَالسَّمَآءِ	اُولٰٓئِكَ	وَلَوْنَشَآءُ	اٰبَآءُهُمْ	قُرُوْٓءٍ	سِیّٰٓـٔتُ

حَدَآئِقَ	جَآئِ ءَ

(۲) مدِّ منفصل (مدجائز) کی تعریف: حرفِ مد کے بعد ہمزہ اگر دوسرے کلمے میں ہو تو اُسے مدِّ منفصل کہیں گے۔ جیسے: وَمَآ اُنْزِلَ وغیرہ۔ اس میں بھی صرف توسط ہے۔

مشق (۲)

قَالُوْٓا اٰمَنَّا	تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ	بِهٖٓ اَنْذِرْ	بِمَآ اُنْزِلَ
فِيْٓ اَمْرِنَا	اِنَّآ اَنْزَلْنَا	اَلَّذِيْٓ اُنْزِلَ	رَبَّنَآ اٰتِنَا

(۳) مدِّ لازم کی تعریف: حرفِ مد کے بعد سکونِ اصلی ہو تو اُسے مدِّ لازم کہیں گے، جیسے آلْئٰنَ، دَآبَّةٌ، وغیرہ۔ اس میں صرف طول ہے۔ اور طول کی مقدار تین یا پانچ الف ہے۔

مشق (۳)

آٰلْئٰنَ	اَلْحَآقَّةُ	وَالصّٰٓفّٰتِ	الٓمّٓ
حَآجُّوْكَ	وَلَا الضَّآلِّيْنَ	اَنْ يَّتَمَآسَّا	اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ

(حروفِ مُقَطَّعَاتْ)

حروفِ مقطعات ۲۹ سورتوں کے شروع میں آتے ہیں اور اُنھیں علاحدہ علاحدہ پڑھا جاتا ہے۔ طلبہ کو حروفِ مقطعات زبانی یاد کرانا موجب برکت ہے۔ جن حروفِ مقطعات میں بیچ کا حرف "مدہ" یا "لین" ہے ان میں تین یا پانچ الفی طول بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح ان میں جہاں جہاں ادغام یا اخفاء کا قاعدہ پایا جائے وہاں ان قاعدوں کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

مشق (۴)

الٓمّٓ	الٓمّٓصٓ	الٓمّٓرٰ	طٰسٓمّٓ
اَلِفْ لَآمْ مِّيْمْ	اَلِفْ لَآمْ مِّيْمْ صَآدْ	اَلِفْ لَآمْ مِّيْمْ رَا	طَا سِيْمْ مِّيْمْ

يٰسٓ يَاسِيْنْ	حٰمٓ حَامِيْمْ	قٓ قَافْ

كٓهٰيٰعٓصٓ ۚ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۚ

حٰمٓ ۚ عٓسٓقٓ ۚ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ ۚ

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۚ

صٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ۚ

(۴) مدِّ عارض کی تعریف: حرفِ مد کے بعد سکونِ عارض ہو تو اس مد کو مدِّ عارض کہتے ہیں۔ جیسے: تَعْلَمُوْنَ ۚ وغیرہ۔ اس مد میں قصر، توسط، طول، تینوں وجہیں جائز ہیں؛ لیکن طول اَولیٰ ہے۔

مشق (۵)

اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۚ	وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۚ	كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۚ
مِنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمِ ۚ	رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ۚ	هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۚ

(۵) مدِّ لین لازم کا معنیٰ: حرفِ لین کے بعد سکونِ لازم ہو تو اس کو مدِّ لین لازم کہتے ہیں۔ جیسے: (عَيْنْ) سورۂ مریم اور سورۂ شوریٰ میں۔ مدِّ لین لازم میں طول، توسط، قصر، تینوں وجہیں جائز ہیں۔ اس مد میں بھی طول اولیٰ اور قصر، ضعیف ہے۔ جیسے:

كٓهٰيٰعٓصٓ	حٰمٓ عٓسٓقٓ

(۶) مدِّ لین عارض: حرفِ لین کے بعد سکونِ عارض ہو تو اس کو مدِّ لین عارض کہتے ہیں۔ جیسے: مِنْ خَوْفٍ ۚ اِس میں بھی طول،

توسط، قصر، تینوں وجہیں جائز ہیں: البتہ قصر اولیٰ اور طول ضعیف ہے

رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝	فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سبق نمبر: ۲۱۔ (وقف کے قواعد)

- **پہلا قاعدہ:** کلمہ کے آخری حرف پرا گر زبر، زیر یا پیش، دو زیر یا دو پیش ہوں تو اس کو ساکن پڑھیں! جیسے: وَقَبَ سے وَقَبْ، عَلِيْمٌ سے عَلِيْمْ وغیرہ۔
- **دوسرا قاعدہ:** اگر آخری حرف پر دو زبر ہوں تو الف سے اور گول "ۃ" ہو تو ہائے ساکنہ سے بدل دیں! جیسے: جُفَاءً سے جُفَاءَا، رَحْمَةٌ، سے رَحْمَهْ۔
- **تیسرا قاعدہ:** جس کلمہ کے آخری حرف پر جزم ہوا سے وقف کی صورت میں اسی طرح پڑھیں: جیسے: مَاهِيَهْ حالتِ وقف اور حالتِ وصل میں مَاهِيَهْ ہی رہے گا۔
- **چوتھا قاعدہ:** اگر حروفِ مدہ یا حروفِ لین کے بعد والے حرف پر وقف کرنا ہو تو اسے ساکن کر کے حرفِ مدہ یا حرفِ لین پر تین یا پانچ الف کے برابر مد کر سکتے ہیں۔ جیسے يَعْلَمُوْنَ سے يَعْلَمُوْنْ، خَوْفٌ سے خَوْفْ وغیرہ۔

سکتہ کیسے کریں؟

سکتہ کی تعریف: بلا سانس توڑے آواز بند کر کے کچھ دیر ٹھہرنے کو "سکتہ" کہتے ہیں۔

سکتہ کرنے کا طریقہ: سکتہ کرتے وقت متحرک کو ساکن کر دیں اور دو زبر والی تنوین کو الف سے بدل دیں۔

حضرتِ امامِ حفص رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے مطابق قرآنِ مقدس میں چار جگہ سکتہ کرنا واجب ہے۔

۱	وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ﴿سکتہ﴾ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ	سورۃ الکہف، پ:۱۵
۲	مِنْ مَّرْقَدِنَا ﴿سکتہ﴾ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝	سورۃ یٰسین، پ:۲۲
۳	وَقِيْلَ مَنْ ﴿سکتہ﴾ رَاقٍ ۔ وَظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝	سورۃ القیامۃ، پ:۲۹

۴	كَلَّا بَلْ سکتہ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝	سورۃ المطففین، پ:۳۰

مشق (۱) قواعدِ وقف کی رعایت کرتے ہوئے رواں پڑھیں!

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ

مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝

وَأَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ — قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ — وَيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۝

قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ — اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝

وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝ — اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ — فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ

آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ — فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۝

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً — طٰسٓ ۝ نٓ ۝ طٰهٰ ۝ حٰمٓ

لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۝

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْ بَعْدِهٖ ۝

مشق (۲) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات زبانی دیجیے۔

سوال: مد کا لغوی معنیٰ کیا ہے ؟

سوال: حروفِ مدہ کتنے ہیں ؟

سوال: مد کی کتنی قسمیں ہیں؟

سوال: وقف کے قواعد بتائیں؟

(٦) نَسْتَعِيْنُ پر وقف کرنے کی صورت میں کون سا مد ہوگا ؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سبق نمبر: ۲۲۔

قرآنِ مجید میں کچھ کلمات میں صاد کے اوپر چھوٹا سا سین لکھا ہوتا ہے ان کے پڑھنے کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

یَبۡصُۜطُ	وَاللّٰہُ یَقۡبِضُ وَیَبۡصُۜطُ وَاِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ	سورۃ البَقَرَۃِ، آیت نمبر:۲۴۵	صرف سین
بَصۜۡطَۃً	اِذۡ جَعَلَکُمۡ خُلَفَآءَ مِنۡۢ بَعۡدِ قَوۡمِ نُوۡحٍ وَّزَادَکُمۡ فِی الۡخَلۡقِ بَصۜۡطَۃً	سورۃ الاعراب، آیت نمبر:۶۹	صرف سین
اَلۡمُصَۜیۡطِرُوۡنَ	اَمۡ عِنۡدَہُمۡ خَزَآئِنُ رَبِّکَ اَمۡ ہُمُ الۡمُصَۜیۡطِرُوۡنَ	سورۃ الطور، آیت نمبر:۳۷	سین یا صاد کوئی بھی
بِمُصَۜیۡطِرٍ	لَسۡتَ عَلَیۡہِمۡ بِمُصَۜیۡطِرٍ۔	سورۃ الغاشیۃ، آیت نمبر:۲۲	صرف صاد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سبق نمبر: ۲۳۔ رسم الخط

(۱) قرآنِ مجید میں بعض مقامات وہ ہیں جہاں پر الف وصل کی حالت میں نہیں پڑھا جاتا اور وقف کی حالت میں پڑھا جاتا ہے۔

جیسے: اَنَا کو اَنَ پڑھیں گے جہاں بھی آئے۔ اسی طرح کے پانچ کلمات یہ ہیں۔

لٰکِنَّا:	اَلظُّنُوۡنَا:	اَلرَّسُوۡلَا:	السَّبِیۡلَا:	قَوَارِیۡرَا (اول):
پ: ۱۵، س، الکھف: ۳۸	پ: ۲۱، س، الاحزاف: ۱۰	پ: ۲۲، س، الاحزاب: ۶۶	پ: ۲۲، س، الاحزاب: ۶۷	پ: ۲۹، س، الدھر: ۱۵

۲: لیکن سورۂ دہر، آیت نمبر: ۴ میں مذکور کلمہ "سَلَاسِلَاۡ" کو بحالتِ وقف، وصل کی مانند بغیر الف پڑھنا بھی مروی ہے۔

جیسے: سَلَاسِلۡ (حالتِ وقف میں لام کو ساکن کریں)

۳۔ وہ مقامات جہاں الف حالتِ وقف اور حالتِ وصل کسی بھی حالت میں نہیں پڑھا جاتا۔

اَوۡ یَعۡفُوَاۡ	اَنۡ تَبُوۡٓءَاۡ	لِتَتۡلُوَاۡ	لَنۡ نَّدۡعُوَاۡ
سورۂ بقرہ، آیت نمبر: ۲۳۷	سورۂ مائدہ، آیت نمبر: ۲۹	سورۂ رعد، آیت نمبر: ۳۰	سورۂ کہف، آیت نمبر: ۱۴

لِيَبْلُوْا	نَبْلُوْا	ثَمُوْدَا	قَوَارِيْرَا (ثانی)
سورۂ محمد، آیت نمبر:۴	سورۂ محمد، آیت نمبر:۳۱	سورۂ ہود، آیت نمبر:۶۸	سورۂ ہود، آیت نمبر:۱۶

۴: پانچ کلمات ایسے ہیں جن میں لکھا ہوا تو "لا" ہے؛ لیکن "لَا" کا الف پڑھا نہیں جاتا؛ کیوں کہ ان کلمات میں اگر الف پڑھا جائے تو کلمہ بجائے مثبت کے منفی ہوجائے گا اور معنیٰ بدل جائے گا۔ وہ پانچ کلمات یہ ہیں۔

لَاۡاِلَى اللّٰهِ	وَلَاۡاَوْضَعُوْا	اَوْلَاۡاَذْبَحَنَّهٗ	لَاۡاِلَى الْجَحِيْمِ	لَاۡاَنْتُمْ
سورۂ آلِ عمران، آیت نمبر:۱۵۸	سورۂ توبہ، آیت نمبر:۴۷	سورۂ نمل، آیت نمبر:۳۱	سورۂ صٰفٰت، آیت نمبر:۶۸	سورۂ حشر، آیت نمبر:۱۳

مندرجہ ذیل کلمات میں الف درمیان میں لکھا ہوا ہے؛ لیکن پڑھا نہیں جاتا۔

اَفَاۡئِنْ مَّاتَ	اَفَاۡئِنْ مِّتَّ	لِشَاۡیْءٍ
سورۂ آلِ عمران، آیت نمبر:۱۴۴	سورۂ انبیآء، آیت نمبر:۳۴	سورۂ کہف، آیت نمبر:۲۳
مَلَاۡئِهٖ	مِنْ نَّبَاۡئِ	وَمَلَاۡئِهِمْ
تمام جگہ	سورۂ انعام، آیت نمبر:۳۴	سورۂ یونس، آیت نمبر:۸۳

قرآنی رموزِ اوقاف

تلاوت کے دوران درج ذیل رموزِ اوقاف کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔

○	م	ط	ج	ز	ص	صلے	لا	ق	صل

○ جہاں آیت پوری ہوجاتی ہے وہاں چھوٹا سا دائرہ لکھا ہوتا ہے، یہ حقیقت میں آیۃٌ کی گول "ۃ" ہے جس نے گول دائرے کی شکل اختیار کرلی ہے۔ اس پر ادائے سنت کے خیال سے ٹھہرنا چاہیے۔

م	یہ وقفِ لازم کی علامت ہے، اس پر ضرور ٹھہرنا چاہیے اگر نہ ٹھہرا جائے تو اکثر جگہ معنی ومفہوم کے غلط ہونے کا امکان رہ جاتا ہے۔
ط	یہ وقفِ مطلق کی علامت ہے، یہاں ٹھہرنا بہتر ہے۔
ج	یہ وقفِ جائز کی علامت ہے، یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا بھی جائز ہے۔
ز	یہ وقفِ مُجَوَّز کی علامت ہے، یہاں ٹھہرنا جائز اور نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
ص	یہ وقفِ مُرَخَّص کی علامت ہے، یہاں ملا کر پڑھنا چاہیے؛ لیکن بوقتِ ضرورت وقف کرنے کی رخصت بھی ہے۔

صلے	یہ "اَلْوَصْلُ اولی" کا اختصار ہے، یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔
لا	یہ وقفِ قبیح کی علامت ہے، ایسی جگہ وقف کرنے سے قباحت لازم آتی ہے، اِس وجہ سے اِس پر ٹھہرنا جائز نہیں ہے۔
ق	یہ "قِیل علیه الوقف" کا اختصار ہے، یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیے۔
صل	یہ "قَدْ یُوْصَل" کا اختصار ہے، یہاں ضرورتاً ٹھہر سکتے ہیں؛ مگر نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

چند مخصوص وقفوں کی پہچان

وقفُ النبی ﷺ	وقف مُنَزَّل	وقف غفران	س یا سکتہ	وقفہ	.:. .:.	ك	۵

وقفُ النبی ﷺ	اس کا مطلب ہے کہ یہاں نبی ﷺ نے وقف فرمایا ہے۔ یہاں ٹھہرنا مستحب ہے۔
وقفِ مُنَزَّل	اس کو وقفِ جبرئیل علیہ السلام بھی کہتے ہیں۔ یہاں پر بھی وقف کرنا مستحب ہے۔
وقفِ غفران	غفران کا معنیٰ ہے "بخشش و مغفرت" یہاں پر پڑھنے اور سننے والے کو بخشش کی دعا کرنی چاہیے یہاں وصل کرنے کے بجائے وقف کرنا بہتر ہے۔
س یا سکتہ	یہ سکتہ کی علامت ہے یہاں کسی قدر ٹھہرنا چاہیے؛ مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔
وقفہ	یہ لمبے سکتے کی علامت ہے، یہاں سکتہ کی بنسبت زیادہ ٹھہرنا چاہیے؛ لیکن سانس نہ ٹوٹے۔
.:. .:.	یہ قریب قریب دو جگہ تین تین نقطے ہوتے ہیں، جسے "معانقہ کی علامت" کہتے ہیں۔ قرآن مجید کے حاشیہ پر "مع" اسی کا اختصار ہے۔ ان دونوں مقامات میں سے کسی ایک پر ٹھہرنا چاہیے۔
ك	یہ "كَذٰلِكَ" کا مخفف ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جو علامت پہلے گزری ہے۔ اِس کا بھی وہی حکم ہے۔
۵	اس کا مطلب ہے کہ کوفیوں کے علاوہ دیگر قراء کے نزدیک یہاں آیت ہے، اگر کوئی یہاں وقف کرے تو لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

اہم معلومات

ع	الربع	النصف	الثلثہ	السجدہ

ع	یہ رکوع کی علامت ہے۔
الربع	پارے کے چوتھائی حصّہ ہونے کی علامت ہے۔
النصف	یہ پارے کے آدھے ہونے کی علامت ہے۔
الثلثہ	یہ پارے کے تین چوتھائی حصّہ ہونے کی علامت ہے۔
السجدہ	قرآن مجید میں دورانِ تلاوت اِن ۱۴ مقامات پر سجدہ کرنا واجب ہے، جو مندرجہ ذیل ہیں۔
(۱)	پارہ نمبر ۹ :، سورۂ اعراف کی آیت نمبر ۲۰۶ پر
(۲)	پارہ نمبر ۱۳:، سورۂ رعد کی آیت نمبر ۱۵ پر
(۳)	پارہ نمبر ۱۴:، سورۂ نحل کی آیت نمبر ۵۰ پر
(۴)	پارہ نمبر ۱۵:، سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۱۰۹ پر
(۵)	پارہ نمبر ۱۶:، سورۂ مریم کی آیت نمبر ۵۸ پر
(۶)	پارہ نمبر ۱۷:، سورۂ حج کی آیت نمبر ۱۸ پر
(۷)	پارہ نمبر ۱۸:، سورۂ فرقان کی آیت نمبر ۶۰ پر
(۸)	پارہ نمبر ۱۹:، سورۂ نمل کی آیت نمبر ۲۶ پر
(۹)	پارہ نمبر ۲۱:، سورۂ سجدہ کی آیت نمبر ۱۵ پر
(۱۰)	پارہ نمبر ۲۳:، سورۂ ص کی آیت نمبر ۲۴ پر
(۱۱)	پارہ نمبر ۲۴:، سورۂ حم سجدہ کی آیت نمبر ۳۸ پر
(۱۲)	پارہ نمبر ۲۷:، سورۂ نجم کی آیت نمبر ۶۲ پر
(۱۳)	پارہ نمبر ۳۰:، سورۂ انشقاق کی آیت نمبر ۲۱ پر
(۱۴)	پارہ نمبر ۳۰:، سورۂ علق کی آیت نمبر ۱۹ پر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سبق نمبر: ۲۴۔ نماز

- اس سبق کو رواں پڑھیں اور اسے زبانی یاد کرلیں۔
- اس سبق میں بھی پچھلے تمام اسباق کے قواعد اور حروف کی ادائیگی کا خاص خیال رکھیں! بالخصوص حروفِ قریب الصوت یعنی ملتی جلتی آواز والے حروف میں واضح فرق کریں۔
- یاد رکھیے ! نماز کی حالت میں بھی حروف کی ادائیگی کا پختہ خیال رکھیں ورنہ نماز فاسد ہوسکتی ہے۔ کیوں کہ جہاں معنی میں فساد لازم آئے گا صرف وہیں نماز فاسد ہوگی۔

تَکْبِیْرِ تَحْرِیْمَہْ: اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۝

ثَنَا: سُبۡحٰنَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمۡدِكَ وَتَبَارَكَ اسۡمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَیۡرُكَ ط

تَعَوُّذْ: اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ۝

تَسْمِیَہ: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَۃِ: اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ مٰلِكِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ
اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ ۙ۬
غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ؏ اٰمِیۡنَ

سُوۡرَۃُ الۡعَصۡرِ: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝
وَالۡعَصۡرِ ۙ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ ۙ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۙ۬
وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ؏

تَسْبِیْحِ رُکُوۡع: سُبۡحٰنَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ ط (تین بار)

تَحْمِیْد: سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ ط

تَسْمِیْع: اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الۡحَمۡدُ ط (ایک بار)

تَسْبِیْحِ سَجْدَہْ : سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ط (تین بار)

تَشُھُّدْ : اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوٰۃُ وَالطَّیِّبٰتُ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ
وَبَرَكَاتُہٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۝

دُرُوْدِ اِبْرَاھِیْمِیْ : اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ط كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی
سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ط كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

دُعَائِے مَاثُوْرَہْ : اَللّٰھُمَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ق رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝
رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝

سَلَامْ : اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ ط (دونوں جانب)

وتر کی تیسری رکعت میں پڑھی جانے والی دُعائے قُنُوْت :

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ ط
وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ
وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ۝

قرآن پاک کی روشنی میں درود شریف پڑھنے کا حکم

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِكَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ•

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ

نصاب برائے

سبحانی سینٹر بالتجوید

زیر اہتمام: دار العلوم محبوب سبحانی

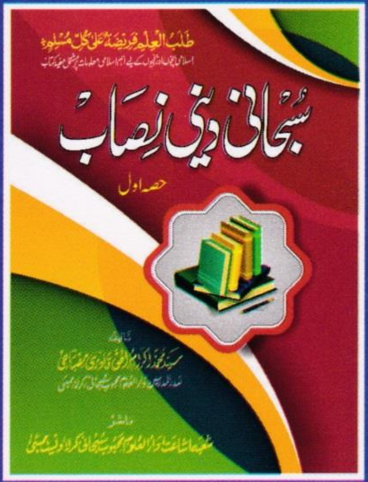

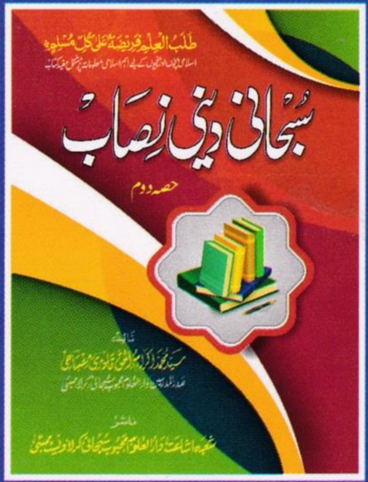

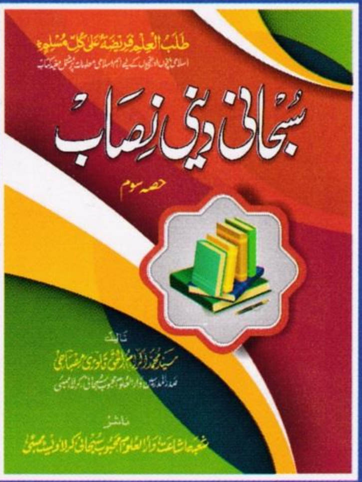

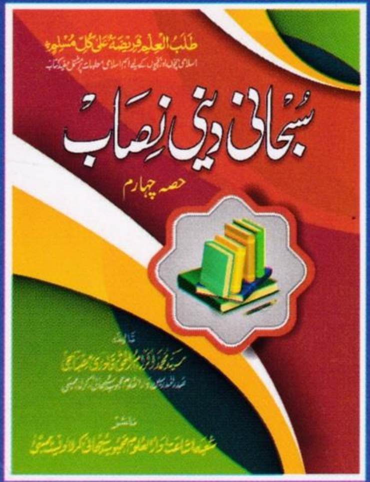

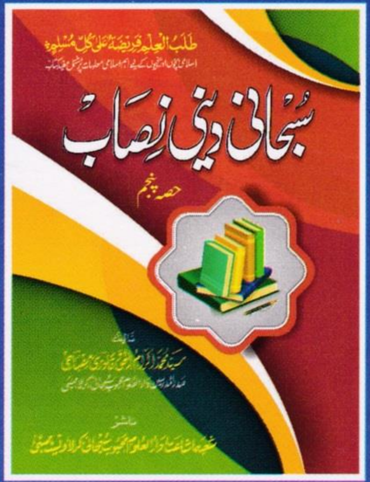

SHOBA-E-ISHA'AT DARUL ULOOM MEHBOOB-E-SUBHANI

Kurla West, Mumbai